Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم رنگلی

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۷۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۸ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ | ۱۴ شہادت ۱۳۶۰ ہش | ۱۴ اپریل ۱۹۸۱ء | نمبر ۸۴

ہم احمدی دینِ حق پر قائم ہیں حضور ایدہ اللہ

دنیا کا کوئی لالچ یا ڈر ہمیں اس مقام اور اس راہ سے ہٹا نہیں سکتا

اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو ساری دنیا بھی ہمیں کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی

مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۴ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم احمدی دین .... پر قائم ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت اس سے ہمیں نہیں ہٹا سکتی۔ ہمیں نہ کوئی نماز پڑھنے سے روک سکتا ہے نہ روزہ رکھنے سے اور نہ ہی دیگر احکام پر عمل کرنے سے باز رکھ سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ۔ الخ

(آل عمران: ۲۰)

کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دینِ اسلام کے سوا خدا کو کوئی دین مرغوب نہیں۔ حضور نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ اسلام کے سوا کوئی دین نہیں۔ . . . . . .

. . . . . .

یہ خالص دین ہے۔ اور اس دین اور قرآن کریم کی عظمت و رفعت اور وسعت ساری دنیا کے سمندروں سے بھی زیادہ ہے اور دنیا کا کوئی لالچ یا ڈر ہمیں اس مقام سے اور اس راہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ حضور نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ یہ بھی یاد رکھو کہ ہم اس مقام پر اپنی کسی کوشش سے قائم نہیں رہ سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ہمارے شاملِ حال نہ ہو۔ ہم تو خدا کے سامنے ایک جوتے کے تلوے کے نیچے لگے ہوئے ذرے سے بھی زیادہ حقیر ہیں۔ لیکن اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو ساری دنیا بھی ہمارے مخالف ہو جائے تو ہمیں گزند نہیں پہنچا سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کو سمجھنے کی توفیق دے آمین۔

آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز تھی جس کا ذکر حضور نے فرمایا اور بتایا کہ میری بیماری ابھی دور نہیں ہوئی ضعف کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور نے ناسازیٔ طبع کی وجہ سے مختصر خطبہ دیا اور فرمایا کہ اس موضوع پر یہ میرا پہلا خطبہ ہے۔ آئندہ خطبے میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر مزید روشنی ڈالونگا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۂ زمر کی آیات

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ (الزمر ۱۲ تا ۱۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے آپ کے ہر امتی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کہے کہ میں اللہ کی عبادت اس طرح کروں کہ عبادت

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۲ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کو ابھی ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام اپنی نیم شبی عاجزانہ تضرعات اور درد دل سے بلند ہونے والی دعاؤں میں شدت پیدا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو کامل صحت یابی عطا کرے۔ آپ کو اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے دن رات مسلسل اور متواتر کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرے اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت خطرناک حد تک اور کمزوری کی وجہ سے بدستور ناساز چلی آ رہی ہے۔

احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔ مورخہ ۲ شہادت / اپریل کو اللہ تعالیٰ نے برادرم شریف احمد صاحب مربی سلسلہ بہاولپور کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کی پیدائش بذریعہ میجر اپریشن ہوئی ہے۔ زچہ بچہ کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

امداد الرحمان صدیقی مربی سلسلہ ملتان

خاص دعا کی درخواست

سلسلہ احمدیہ کے نامور بزرگ حضرت مولانا محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ضعیف العمری کے عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور تکلیف بھی ہے۔ حضرت مولانا کو اللہ تعالیٰ نے پون صدی سے زیادہ خدمت کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ میں تمام بزرگانِ سلسلہ بھائیوں اور بہنوں سے ان کے لئے دعائے خاص کی درخواست کرتا ہوں جزاکم اللہ خیراً۔

خاکسار۔ ظہور احمد ناظر دیوان

ضروری درخواست

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

احباب کو علم ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے لڑکے عزیزم عمر احمد کے دو توام بیٹے ہوئے ہیں۔ بچوں کی والدہ عزیزہ امۃ الکافی بہت کمزور ہیں۔ اور ان کو ایک مددگار کارکنہ کی فوری ضرورت ہے۔ خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اس معاملہ میں خاکسار کی مدد فرمائیں اور کوئی نیک مخلص محنتی ادھیڑ عمر کی خادمہ کو تیار کر کے بھجوا دیں۔ جو بچوں کی دیکھ بھال کر سکے تنخواہ انشاء اللہ تعالیٰ معقول دی جائے گی۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ
۱۴ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکتہ بہت دفعہ ارشاد فرمایا ہے اور حالیہ مجلس مشاورت میں بھی اسے دوہرا دیا ہے کہ دنیا میں حقیقی انقلاب ایک ہی تھا اور وہ انقلاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا برپا کردہ انقلاب تھا جو مکہ کی سرزمین پر آیا۔

درحقیقت دیکھا جائے تو دنیا میں انقلابات تو بہت آئے ہیں اور ایسے انقلابات نے عارضی اور لمحاتی کامیابیاں بھی حاصل کیں۔ لیکن دنیا بھر کے انقلابات کو دیکھ جائیے انقلاب کی حقیقی غرض و غائت کو پورا کرنے والا اور پھر اپنے پائیدار اور مستقل نقوش چھوڑنے والا انقلاب کہیں نہیں ملے گا۔ یعنی اوّل یہ کہ انقلاب لانے والا اس مقصد میں سو فی صدی کامیاب ہوا ہو کہ جن جن مقاصد کی خاطر اس نے انقلاب برپا کرنے میں کامیابی حاصل کی ان تمام مقاصد کو پوری صحت اور کامیابی سے حاصل بھی کر لیا ہو۔ اور اگر کسی انقلاب میں ایسا ہو بھی گیا تو یہ بات کسی انقلاب میں نہیں ملتی کہ وہ انقلاب اپنے اثرات کے لحاظ سے اسقدر پائیدار اور مکمل ثابت ہوا کہ پھر اس کے پرانے اثرات واپس نہ آسکے ہوں۔ حال کی دُنیا میں ماؤزے تنگ نے چین میں ایک انقلاب عظیم بپا کیا لیکن ابھی اس شخص کا کفن بھی میلا نہ ہوا تھا کہ ملک بھر میں اس کی ذات پر تنقید شروع ہو گئی۔ بلکہ اس کی اصلاحات کی بھی خلاف ورزی شروع ہو گئی اور اس کے انقلاب سے انحراف کی راہ اپنائی گئی اور گویا رجعت قہقری کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب اس لحاظ سے دنیا میں بے مثال اور عدیم النظیر انقلاب ہے کہ اس کے مقاصد ان کی زندگی میں کامل اور مکمل طور پر پورے ہو گئے اور دوسری بات یہ کہ ان کی وفات کے بعد بھی اس انقلاب کے مقاصد ختم نہ ہوئے بلکہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور اگرچہ آج مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چودہ سو سال بعد اپنی ایمانی حالت میں بہت کم رہ گئے ہیں لیکن یہ نہیں ہوا کہ ان میں سے کوئی بتوں کو پوج رہا ہو یا کوئی آتش پرست ہو وغیرہ۔ ان کی زندگیوں میں اس انقلاب حقیقی نے عین ظلمت کے نصف النہار پر پہنچ جانے کے بعد جو تبدیلی برپا کی تھی وہ اپنی اصل اور بنیاد کے لحاظ سے ابھی قائم ہے اور وہ شمع جو محمد عربی نے جلائی وہ اب بھی جلتی چلی جا رہی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا انقلاب کس مشکل کے وقت میں آیا اور پھر کس صفائی اور سچائی سے اس نے دلوں میں زندگیوں کو بدل ڈالا۔ اس کی تفصیل اس زمانہ کے حکم و عدل نے نہایت خوبی سے بیان فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے کہ جب تمام دُنیا میں شرک اور گمراہی اور مخلوق پرستی پھیل چکی تھی اور تمام لوگوں نے اصول حقہ کو چھوڑ دیا تھا اور صراط مستقیم کو بھول بھلا کر ہر یک فرقہ نے الگ الگ بدعتوں کا راستہ لے لیا تھا۔ عرب میں بت پرستی کا نہایت زور تھا۔ فارس میں آتش پرستی کا بازار گرم تھا۔ ہند میں علاوہ بت پرستی کے اور صدہا طرح کی مخلوق پرستی پھیل گئی تھی اور انہی دنوں میں کئی پوران اور پستک کہ جن کے رُو سے بیسیوں خدا کے بندے خدا بنائے گئے اور اوتار پرستی کی بنیاد ڈالی گئی تصانیف ہو چکے تھے۔ اور بقول پادری پورٹ صاحب اور کئی فاضل انگریزوں کے ان دنوں عیسائی مذہب سے زیادہ اور کوئی مذہب خراب نہ تھا۔ ..... پس آنحضرت کا ایسی عام گمراہی کے وقت مبعوث ہونا کہ جب خود حالت موجودہ زمانے کی ایک بزرگ مصلح کو چاہتی تھی اور ہدایت ربانی کی کمال ضرورت تھی اور پھر ظہور فرما کر ایک عالم کو توحید اور اعمال صالحہ سے منور کرنا اور شرک اور مخلوق پرستی کا جو اُم الشرور ہے قلع قمع فرمانا اس بات پر صاف دلیل ہے کہ آنحضرت خدا کے سچے رسول اور سب رسولوں سے افضل تھے ..... اور جیسا کہ اس دلیل سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی صادق ہونا ثابت ہوتا ہے ایسا ہی اس سے آنحضرت کا دوسرے نبیوں سے افضل ہونا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ آنحضرت کو تمام عالم کا مقابلہ کرنا پڑا اور جو کام حضرت ممدوح کے سپرد ہوا وہ حقیقت میں ہزار دو ہزار نبی کا کام تھا۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۲-۱۱۶ حاشیہ ملخصاً)

وہاں سے خائب و خاسر کوئی نہیں لوٹا

وہ لوگ ہیچ ہیں میری نگاہ میں اے دوست
جو منہمک ہیں فقط مال و جاہ میں اے دوست
منال و مال فقط آنی جانی چیزیں ہیں
انہیں لُٹا دے تو مولا کی راہ میں اے دوست
رضائے حق میں ہی مضمر ہے اہلِ حق کی خوشی
نہ عزّ و جاہ میں نے واہ واہ میں اے دوست
خُدا کو پا لیا جس نے بھی پانا چاہا اُسے
اگرچہ سنگ ہزاروں ہیں راہ میں اے دوست
وہاں سے خائب و خاسر کوئی نہیں لوٹا
جھکا جبیں تو اُسی بارگاہ میں اے دوست
در اُس کا وا ہے بلا امتیاز سب کے لئے
نہیں ہے فرق گدا اور شاہ میں اے دوست
جہاں میں کتنا ہے خوش بخت و خوش نصیب وہ شخص
سدا جو رہتا ہے اُس کی پناہ میں اے دوست
جھلک دکھاتا ہے اپنی وہ مہر و مہ میں کبھی
کبھی نظارۂ شام و پگاہ میں اے دوست
کبھی گلوں میں دمکتا ہے اُس کا حُسن و جمال
کبھی پَوَن میں کبھی کوہ و کاہ میں اے دوست
دلِ شکستہ کی آہوں میں اُس کو ڈھونڈ کبھی
کبھی مریض کے درد و کراہ میں اے دوست
سکونِ قلب کی رہبر ہے عارضی دنیا
نہ اپنا آپ گنوا اس کی چاہ میں اے دوست
پڑے جو وقت تو صبر و دُعا کو کام میں لا
گھُلا نہ جاں تو غمِ جانکاہ میں اے دوست
نجات یافتہ دُنیا میں ہے وہی بندہ
جو متقی ہے خُدا کی نگاہ میں اے دوست
ہے ذکرِ مولیٰ میں پاتا بشر سکوں دل کا
زن و زمیں نہ کسی خانقاہ میں اے دوست

(محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام انسان کی روحانی اور جسمانی صحت کا ضامن ہے

(محترمہ ریحانہ شاہین صاحبہ ایم اے دارالرحمت غربی ربوہ)

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ۱۹۷۹-۸۰ء کے مقابلہ مضمون نویسی میں یہ مقالہ اول قرار دیا گیا اور اب بوساطت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہمیں اشاعت کے لئے موصول ہوا ہے۔

(ادارہ)

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مذہب کا تعلق صرف روحانیت کے ساتھ ہے اور اس دنیا سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ وہ انسان کو دنیا اور دنیا کی نعماء سے کلیۃً بیزار کر کے غیر مادیت کی طرف لے جاتا ہے اسے انسان کے اس مادی اور جسمانی وجود سے کچھ سروکار نہیں بلکہ اس کا مطلوب صرف اور صرف روح کی نشوونما اور ترقی ہے۔ لیکن دین اسلام سے متعلق ایسا خیال ہرگز درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسلام دین فطرت ہے یہ انسان کی تمام قوتوں کی صحیح نشوونما اور کامل ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ یہ نہ صرف انسان کو روحانی ترقیات کے معراج تک پہنچاتا ہے بلکہ دنیوی اعتبار سے بھی کامل صحت اور ترقی و کمال کی ضمانت دیتا ہے۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور دین فطرت ہے

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے زندگی کے جتنے بھی پہلو ہیں اور اس کی جتنی بھی شاخیں ہیں ان سب کے متعلق اس نے ہدایات دی ہیں اور انسانی فطرت کے مطابق اسلام نے انسان کے لئے ضابطہ حیات مرتب فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

(سورۃ روم آیت ۳۱)

ترجمہ: پس اپنی تمام توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو تو اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اختیار کرو۔ وہ فطرت جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی قائم رہنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

پس خالق کائنات نے انسان کو پیدا کیا اس کی تمام ضروریات کو پورا کیا اسے احسن تقویم عطا کی اور اس کی روحانی اور جسمانی بقاء کے لئے ہر جہت میں راہنمائی فرمائی۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں متعدد جگہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں یکتا ہے اور جمیع کمالات کا جامع ہے انسان میں بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کا عکس فطرتاً پایا جاتا ہے اور اس لحاظ سے انسان میں ایسی قوتیں اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی ہیں جو اسے دینی و دنیاوی لحاظ سے صراط مستقیم پر قائم رکھتی ہیں اور اس پر قائم رہنے کا وسیلہ اور ذریعہ اسلام۔ اسلامی احکام و ارشادات اور وہ قوانین و ضوابط ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ انسان کے لئے مقرر کئے ہیں اور یہ احکام انسانی معاشرہ کی ہر صنف پر حاوی ہیں جس کی تفصیل ایک دفتر طویل ہے۔

مختصراً یہ کہ اسلام انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر فائز کرنا چاہتا ہے کیونکہ مکمل دین ایک مکمل انسان کو چاہتا ہے اور مکمل انسان وہی کہلا سکتا ہے جو جسمانی و روحانی ہر دو لحاظ سے اعلیٰ صفات کا حامل ہو۔

روح اور جسم کا تعلق

انسان میں روح اور جسم دو چیزیں ہیں اور اسلامی ذریعہ کے مطابق جسم اور روح آپس میں ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں اور انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا شاید یہ کہنا درست ہوگا کہ روحانیت کی عمارت مضبوط جسمانی بنیاد پر ہی کھڑی رہتی ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"واضح ہو کہ قرآن شریف کی رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اس کی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں اور اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایتوں سے موافق کام لیا جائے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں اسی واسطے قرآن شریف نے تمام عبادات اور اندرونی پاکیزگی کی اغراض اور خشوع خضوع کے مقاصد میں جسمانی طہارتوں اور جسمانی آداب اور جسمانی تعدیل کو بہت ملحوظ رکھا ہے۔ اور غور کرنے کے وقت یہی فلاسفی نہایت صحیح معلوم ہوتی ہے کہ جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے۔ مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور گو تکلف سے ہی روویں مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔ ..... ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے مثلاً ذرا غور سے دیکھنا چاہئے کہ جو لوگ گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ نہایت دل کے کمزور ہو جاتے ہیں اور ایک خداداد اور قابل تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں ..... اور جیسا کہ جسمانی افعال اور اعمال کا روح پر اثر پڑتا ہے ایسا ہی کبھی روح کا اثر جسم پر جا پڑتا ہے جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پرآب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے۔ جس قدر ہمارا کھانا پینا، سونا جاگنا، حرکت کرنا، آرام کرنا، غسل کرنا وغیرہ افعال طبعیہ ہیں۔ یہ تمام افعال ضروری ہمارے روحانی حالات پر اثر کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے انسان کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے لئے بہت توجہ فرمائی ہے اور انسان کا ہنسنا، رونا، کھانا پینا، پہننا، سونا بولنا، چپ ہونا، بیوی کرنا، مجرد رہنا، چلنا، ٹھہرنا اور ظاہری پاکیزگی غسل وغیرہ کی شرائط بجا لانا اور بیماری کی حالت اور صحت کی حالت میں خاص خاص امور کا پابند ہونا ان سب باتوں پر ہدایتیں لکھی ہیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۰)

اسلام اور انسان کی روحانی صحت

جہاں تک انسان کی روحانی صحت و حیات کا تعلق ہے تو اسے بخشنے میں اس صاحب ذات کامل الصفات نے قیامت کا نمونہ دکھایا جس کا نام نامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم

"سارا قرآن اول سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسول اس وقت بھیجا گیا کہ جب تمام قومیں دنیا کی روح میں مر چکی تھیں اور فساد روحانی نے بر و بحر کو ہلاک کر دیا تھا۔ تب اس رسول نے آ کر نئے سے دنیا کو زندہ کر دیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۳)

اگر عرب کی اسلام سے پہلے اور بعد کی زندگیوں کا موازنہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو گی کہ ایک ہی کامل اور اکمل دین دنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر روحانی قیامت دکھائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برس [illegible] قوم کو زندہ کر دکھایا اور جس کے آنے سے قبریں کس گئیں [illegible] دین دین اسلام [illegible] اگر ہم دینِ اسلام کی تاریخ پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ [illegible] پیدائش کے ساتھ ہی اس کی روحانی تربیت کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ [illegible] کی پیدائش پر پہلا سبق روحانیت سے ہی متعلق رکھتا ہے۔ اس کے دائیں کان میں اذان دے کر اللہ جل شانہٗ کی عظمت بٹھائی جاتی ہے اور توحید اپنی کی آواز کان میں ڈالی جاتی ہے۔

ابھی جنبش نہ دی تھی لوری دامنِ مادر نے
کہ دل گرما دیا نعرہ اللہ اکبر نے

صرف اسلام ہی ایسا دین کامل ہے جس نے انسانی روح کی صحت و تندرستی اور دیگر تمام انسانی زندگی سے وابستہ امور پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے خدائے واحد و یگانہ کے وجود باجود کو بمعہ دلائل پیش کیا۔ بجز اسلام کے ہر ایک مذہب صرف اپنی خشک منطق سے خدا کو ثابت کرنا چاہتا ہے حالانکہ گناہ سے پاک رہنے اور صدق و صفا اور وفاداری و محبت اور روحانی صحت میں ترقی کرنے کے لئے جس امر کو تلاش کرنا چاہئے وہ صرف اسلام میں موجود ہے۔ دیگر مذاہب میں وہ اسلام ہی ہے جس نے صدیوں کے مُردوں کو نئی زندگی بخشی۔ اپنی روحانیت کی چھری سے دہریت کے بھوت کو ذبح کیا اور شرک کے بت کے بُت کو توڑ دیا۔ اسلام کے علاوہ دنیا کا کوئی مذہب دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ وہ انسان کی روحانی صحت کا مکمل ضامن ہے۔ عیسائیت کو دیکھ لیں۔ یہودیت کو۔ آریہ دھرم کو دیکھیں۔ دہریت اور ناستک مت کو دیکھیں۔ ہر مذہب اگرچہ اپنے ابتدائی زمانہ میں پاک و صاف تھا لیکن اب انہوں نے اپنی مذہبی کتب اور مذہبی تعلیم کو اس قدر قابلِ اعتراض کر دیا ہے کہ جس سے انسان کی روحانی زندگی انتہائی بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔ خدا کا بیٹا تجویز کیا گیا ہے شراب و جوا کے حلال ہونے کی مثالیں ان کی کتب میں موجود ہیں۔ زناکاری کی مثالیں ان کی کتب میں موجود ہیں۔

آریہ دھرم میں نیوگ جیسی فحاشی کو درست و لازم قرار دے کر روحانیت کا خون کیا جا رہا ہے۔ ان کی تعلیمات کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے [illegible] گندگی بھرپور ہے۔ اس کے مقابلہ میں دین اسلام ہے جو دعویٰ کے ساتھ اپنے کامل ہونے کا یقین دلاتا ہے۔ فحاشی، بدکاری، بدعملی اور دیگر تمام مذموم حرکات کرنے والوں کو انتہائی سخت سزاؤں کا مستحق قرار دیتا ہے۔ [illegible] کریم کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے جو مکمل طور پر برائیوں سے روکنے والی اور اچھائیوں کی تلقین کرنے والی ہے۔ چھوٹے اور بڑے سے بڑے گناہ اور برائی کا ارتکاب کرنے سے منع کرتا ہے۔ نہ صرف روکتا ہی نہیں بلکہ روحانی اصلاح و صحت مندی کے لئے مخصوص پیمانے بھی اسلام نے ہی منتخب کئے ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے انسان ایک صاف و شفاف آئینہ کی طرح برائیوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں خدائے عظیم کا نزول ہونے لگتا ہے۔ اس کی خاص معرفت و محبت اس کے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔ اور اس کے اور خدا کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا۔ اور پھر وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ مکمل طور پر خدا کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کی آنکھ سے دیکھتا ہے، خدا کے کانوں سے سنتا ہے۔

روحانی تربیت اور اصلاح کے ذرائع

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث بنے اور انسانی قویٰ اور اس کی روحانی استعدادوں کی اصلاح کے لئے مختلف ذرائع پیدا کئے اور ایک ایسا لائحہ عمل اسلام نے انسان کے سامنے پیش کر دیا کہ جس سے وہ روحانی طور پر اسلامی تعلیمات سے مزین ایک طیب زندگی گذار سکے اور طیب کے اصل معنی ہیں ہر وہ چیز جس سے انسانی حواس لذت حاصل کرتے ہیں۔ انسان کا نفس مسرت پاتا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں روحانی اصلاح کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے حواس اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اور اس سے روشنی حاصل کر کے ابدی لذت حاصل کریں وہ ابدی لذت جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں کے لئے مقدر ہے۔ اور حقیقی اور سچی مسرت جو انسان کا نفس اپنے پر موت وارد کر کے اور خدا تعالیٰ سے نئی زندگی پانے کے بعد حاصل کر سکتا ہے وہ اسی نفس کو حاصل ہو سکتی ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے

اے نفسِ مطمئنہ اپنے رب کی طرف رجوع کر تجھے بچا ہوا مزہ ملے گا۔ اور وہ لذت تجھے ملے گی۔

جو اللہ تعالیٰ کی رضا سے انسان حاصل کر سکتا ہے۔

پس ہمیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مکمل طور پر اپنی روحانیت کی اصلاح کریں۔ خدا تعالیٰ کے صحیح مقام کا علم اور اس کا عرفان حاصل کریں اس کے فیوض سے زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں اور آنحضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور ان گنت رحمتوں کے وارث بن سکیں

روحانی اصلاح کا پہلا سرچشمہ قرآن کریم

روحانی تربیت و اصلاح کا سب سے پہلا اور بڑا ذریعہ قرآن کریم ہے قرآن کریم دینی علوم کا خزانہ ہے قرآن کریم روحانی اصلاح کے لئے دو چیزوں کا علم دیتا ہے ایمان اور عمل۔ ایمان کو وہ جڑ بمنزلہ قرار دیتا ہے اور عمل اس کی شاخیں اور پھل۔ جڑ جتنی مضبوط ہوگی اتنی ہی شاخیں عمدہ اور پھل دار ہوں گی ایمان میں سب سے پہلے قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی ذات کو لیتا ہے اور بتاتا ہے کہ اس کی شناخت اور اطاعت کیلئے ہی انسان کو پیدا کیا گیا ہے انسان کو حقیقی اور دائمی آرام تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب وہ اپنے خدا کو شناخت کرے اور اس کی اطاعت میں محو ہو کر اس کی حفاظت میں آ جائے قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کا چہرہ ہم پر ظاہر کر دیا اس نے بتایا کہ خدا تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ کا مالک ہے وہ واحد اور یگانہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے۔ نہ اس کی صفات میں اور پھر خدا تعالیٰ رب العالمین ہے ہر چیز اسی کے ہاتھ سے پرورش پا رہی ہے خواہ جاندار ہو یا بے جان۔ وہ صرف ہماری جسمانی ضروریات کی طرف ہی توجہ نہیں فرماتا اور ان کے لئے اس نے تمام نظام قائم نہیں کیا بلکہ ہماری روحانی ضروریات کو بھی وہی پورا کرتا ہے اور ان کے لئے بھی ویسا ہی نظام قائم کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر روحانی نظام کے سورج اس کے رسول ہیں جو روحانی عالم کو روشن کرتے ہیں۔ تا اس کے عاجز بندے صحیح راستے کو دیکھ سکیں اور اس پر چل کر اپنے رب کی طرف جا سکیں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول نہ آتے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی ہدایتیں نازل نہ ہوتیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت کوئی حاصل کر سکتا تھا؟ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور وہ خدا جو نہاں اور نہاں ہے اس کی پیروی سے آخر کار اپنا تئیں عیاں کر دیتا ہے۔ انسانی روح کے اصلاح کے تمام اقسام و ذرائع قرآن کریم ہی میں موجود ہیں صرف اور صرف قرآن کریم ہی ایسا ذریعہ ہے کہ جو ہماری روحانی ابتدائی اور ترقی اور روحانی صحت کا کامل راہنما ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس ..... براہین احمدیہ صفحہ ۴۴۲ میں تحریر فرماتے ہیں

"قرآن مجید باوجود ان تمام کمالاتِ بلاغت و فصاحت و احکام حکمت و معرفت ایک روحانی تاثیر اپنی ذات بابرکات میں ایسی رکھتا ہے کہ اس کا سچا اتباع انسان کو مستقیم الحال اور منور الباطن اور منشرح الصدر اور مقبول الٰہی اور قابلِ خطاب حضرتِ عزت بنا دیتا ہے اور اس میں وہ انوار پیدا کر دیتا ہے اور وہ فیوض غیبی اور تائیداتِ لاریبی اس کے شاملِ حال کر دیتا ہے کہ جو اغیار میں ہرگز پائی نہیں جاتیں"

وہ قرآن ہی تھا جس نے توحید کا تخم بلادِ عرب، فارس، مصر، شام، ہند، چین، افغانستان، کشمیر وغیرہ بلاد میں بو دیا اور اکثر ملکوں سے بُت پرستی اور دیگر اقسام کی مخلوق پرستی کا تخم جڑ سے اکھاڑ دیا۔ صدیوں کے بیمار روحوں کو چنگا کر دیا۔ عرب جو ہر قسم کی روحانی بیماری میں مبتلا تھا قرآن کریم نے اپنی اعجازی دوا سے ان سب کو روحانی طور پر صحت مند و توانا کر دیا بے حیائی اور فحاشی سے منع کیا۔ شراب و جوئے کی لعنت سے دور کیا مردار اور خنزیر کو حرام کیا۔ روح کی صفائی کیلئے ذکر الٰہی۔ دعا۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ اور حج کی تلقین کی۔ جھوٹ۔ بدظنی۔ غیبت حسد۔ غصہ۔ زناکاری اور ہر قسم کی برائی سے انسان کو روکا اور خدا تعالیٰ کی معرفت کا سبق دیا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمہ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

اور پھر فرماتے ہیں۔

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہو گئی مخفی کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا
اس نے درخت دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا
اس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا
شیطاں کا مکر و سوسہ بے کار ہو گیا

(درثمین)

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ ربوہ کا دوسرا ایک روزہ سالانہ اجتماع

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ ربوہ کا دوسرا ایک روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۱ء بروز سنیچر صبح نو بجے سے شام چھ بجے تک مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اختتامی اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔

اپنے بصیرت افروز اور نہایت درجہ مؤثر خطاب میں آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ربوہ کی مجلس انصار اللہ جسکے متعلق سالہا سال سے یہ تاثر تھا کہ وہ کوئی کام نہیں کر رہی اب بیدار ہو گئی ہے اور اس کے منتظمین و عہدیداران نے جب کام کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور حکمت و موعظہ حسنہ اور صبر کی قرآنی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پروگرام کو آگے بڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے ہیں۔

آپ نے فرمایا اگرچہ کام کا ابھی آغاز ہی ہوا ہے اور یہ کام بھی ہمارے ٹارگٹ سے بہت پیچھے ہے تاہم جن حالات میں کام کا آغاز ہوا ہے انہیں دیکھتے ہوئے ہمیں یہ توقع نہ تھی کہ یہ مجلس اتنی جلدی اچھا کام کر سکے گی اس لئے مجھے امید ہے کہ اگر اسی لگن اور شوق و محنت کے ساتھ اس کام کو جاری رکھا گیا تو انشاء اللہ العزیز یہ مجلس ہمارے ٹارگٹ تک پہنچنے میں ضرور کامیاب ہو جائیگی

یہ یک روزہ اجتماع جو علماء سلسلہ احمدیہ کے ایمان افروز خطابات کے علاوہ تلاوت قرآن پاک، نظم خوانی، دینی و عام معلومات، تقاریر اور دلچسپ ورزشی مقابلوں پر مشتمل تھا جملہ حاضرین کے لئے ہمہ وقت مصروفیت اور گوناگوں دلچسپیوں کا موجب بنا۔ باوجود اس کے کہ ملاردو سنیکر کی منظوری وقت پر نہ مل سکی پھر بھی پروگرام کے مطابق اجتماع کی کارروائی مسجد اقصیٰ کے وسیع و عریض صحن میں کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔ حاضرین کے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی مقام اجتماع میں ہی کیا گیا تھا۔ ربوہ کے تمام محلوں کے انصار بڑے شوق اور نظم و ضبط کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوئے۔ اس بار مجلس ربوہ کے محلوں کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر بلاک کو ایک مخصوص رنگ دیا گیا اور اسمیں شامل حلقوں کو اس مخصوص رنگ کے کپڑے پر اپنی مجلس کا بینر (جھنڈا) تیار کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ چنانچہ مقام اجتماع میں چار مختلف رنگوں کے ۲۹ جھنڈے چار بلاکوں کی نشاندہی کر رہے تھے۔ انصار کو ایسے طور پر بٹھایا گیا کہ ہر مجلس اپنے مخصوص بلاک میں اپنے جھنڈے کے سامنے تھی۔

ٹھیک سوا نو بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی انصار کی تعداد جو اجلاس کے آغاز کے وقت چھ صد سے اوپر تھی جلد ہی نو صد تک پہنچ گئی۔ سب سے پہلے مسجد کے سامنے والے میدان میں ورزشی مقابلے ہوئے جسمیں والی بال دوڑ۔ لمبی چھلانگ کے مقابلے تھے یہ حصہ پروگرام حسب معمول بڑے جوش و خروش سے سرانجام پایا اور انصار نے اس میں بڑی دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا۔

ورزشی مقابلوں کے بعد تمام انصار مسجد کے صحن میں اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھ گئے۔ اور تلاوت قرآن مجید۔ نظم اور عہد انصار اللہ دہرائے جانے کے پروگرام کا علمی حصہ ۱۱ بجے کے قریب شروع ہوا جسمیں تلاوت قرآن پاک نظم تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ یہ مقابلہ کا پروگرام بھی بہت ہی دلچسپ اور حاضرین کی دلچسپی اور توجہ کا باعث بنا۔ اسی دوران تھوڑی دیر کے لئے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی مقام اجتماع میں تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے تشریف فرما رہ کر مقابلوں کا یہ دلچسپ پروگرام سنتے رہے۔

ان مقابلوں کے بعد قریب ایک بجے کھانے اور نماز کی ادائیگی کے لئے اجلاس ملتوی ہو گیا۔ کھانا جو مقام اجتماع میں ہی تیار کیا گیا تھا بلاک وار تقسیم کیا گیا اور جملہ انصار صاحبان نے بڑے نظم و ضبط کے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی گئیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجے بعد دوپہر دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے انصار سے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کا عنوان "بحیثیت والدین انصار پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں" تھا۔ آپ نے قرآن پاک کی روشنی میں اپنے موضوع کو شرح و بسط سے بیان کیا اور انصار کو ان کی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ کیا۔ مولانا کے خطاب کے بعد جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے اپنے بنگلہ دیش کے حالیہ دورہ کے [illegible] حالات سنائے۔ آپ نے حاضرین کو بنگلہ دیش کے احمدیوں کے [illegible] والہانہ قربانی اور [illegible] کے ساتھ گہری عقیدت [illegible] ایمان افروز [illegible] سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ یہ پر درد خطابات جملہ حاضرین کیلئے انتہائی دلچسپی اور ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔

تلقین عمل کے اس پروگرام کے بعد انصار کو ایک بار میدان عمل میں آنے کو کہا گیا۔ تاکہ وہ ورزشی مقابلوں میں سے بقیہ دو مقابلوں یعنی رسہ کشی اور کلائی پکڑنے میں حصہ لیں یہ دو مقابلے روایتی جوش و خروش کے ساتھ دیکھے گئے۔ اختتامی پروگرام سے پہلے ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جسمیں انصار نے مختلف دینی اور فقہی مسائل کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ اور مولانا عبد المالک خان صاحب اور مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے ان سوالات کے جوابات دیئے۔

پونے چھ بجے کے قریب صدر محترم مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقام اجتماع میں دوسری مرتبہ تشریف لائے جس کے ساتھ ہی اجتماع کا آخری اجلاس شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سب سے پہلے زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ نے اجتماع کے متعلق مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بعض غیر متوقع مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ اجتماع بھی گذشتہ سال کے اجتماع کی طرح بہت کامیاب اور جملہ انصار کی دلچسپی اور ان کی [illegible] کا موجب ہوا ہے۔ رپورٹ [illegible] محترم نے پہلے علمی اور [illegible] اجلاس اول دوم اور سوم [illegible] انصار کو [illegible] خطابات رہے۔ اور پھر [illegible] اختتامی [illegible] میں مقامی مجلس انصار اللہ کی [illegible] پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی کہ ربوہ کے انصار اللہ اور ان کے [illegible] باقاعدہ ایک سکیم بنا کر مجلس مرکزیہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔

آپ نے نصیحت فرمائی کہ وہ اصلاح و ارشاد کے مجوزہ پروگرام پر پوری گرمی کے ساتھ عمل کرتے اور احمدیت کی نئی نسل کی تربیت اور ان کے ساتھ پیار و محبت اور حکمت کے ساتھ کردار کو بلند کرنے کی جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اسے پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اور خوشیوں اور کامیابیوں سے بھرپور لمبی زندگی پانے کی دعا کرنے کی تلقین فرمائی۔ خطاب کے بعد سب انصار نے صدر محترم کی اقتدا میں کھڑے ہو کر انصار اللہ کا عہد دہرایا اور پھر دعا کے بعد یہ یک روزہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

آخر میں خاکسار مجلس انصار اللہ ربوہ کے جملہ منتظمین کا تہہ دل سے ممنون ہے اور ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے جنہوں نے گذشتہ ہفتوں کی انتھک کوشش کے ساتھ اجتماع کے پروگرام کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے آمین۔

(فضل الٰہی انوری)
زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیادار کو حسن سیرت بخشتا ہے اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی الفحش صفحہ ۱۹/۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مالی میدان میں

جماعت احمدیہ کراچی کا قابل قدر نمونہ

فاستبقوا الخیرات ایک عظیم الشان قیمتی سبق ہے جو سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے میدان میں مختلف رنگوں میں ہمیں دیا۔ اس قیمتی سبق کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر سال امام وقت کی مقدس آواز پر تحریک جدید کے آغاز ہی میں اکثر جماعتوں میں جماعتی اور انفرادی سطح پر قابل قدر نمونے مشاہدہ میں آتے ہیں۔ ان سطور کے ذریعہ پاکستانی جماعتوں میں سے ایک مستعد اور مخلص جماعت یعنی جماعت احمدیہ کراچی کا نمونہ بغرض تحریص و ترغیب درج ذیل ہے۔

اس جماعت کے عہدیداران اپنے اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے احمدیہ ہال میں حاضر ہو کر خاص وقت دیتے ہیں۔ اس لئے مرکز کی ہر تحریک پر اولین موقعہ پر حصہ لینے کی سعادت ان کے حصہ میں آتی ہے۔

تحریک جدید کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کی طرف سے جونہی اعلان سال نو فرمایا جاتا ہے تو اس جماعت کے امیر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب بذریعہ تار جماعت کی طرف سے مجموعی قربانی پیش کر کے مسابقت الی الخیرات کے عظیم ثواب کے حق دار بن جاتے ہیں۔ چنانچہ تحریک جدید کے سال ۴۶ کے لئے مکرم امیر صاحب نے جماعت کراچی کی طرف سے -/۲۵،۰۰۰ روپے کے وعدوں کی مخلصانہ پیشکش سے سبقت کا ثواب حاصل کیا۔ لیکن جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ٹارگٹ وعدہ جات کو پندرہ لاکھ روپیہ سے اٹھارہ لاکھ روپیہ تک مقرر فرمایا تو مکرم امیر صاحب نے جماعت کراچی کا وعدہ بھی تین لاکھ روپے تک بڑھا دیا۔ یہ رقم بفضل خدا مرکز میں پہنچ چکی ہے اور نئے سال کے وعدے بھی بقدر تین لاکھ گیارہ ہزار روپیہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح وعدہ اور وصولی دونوں لحاظ سے کراچی کی جماعت پاکستانی جماعتوں میں سرفہرست آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ افراد و عہدیداران جماعت خصوصاً امیر صاحب مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اور سیکرٹری تحریک جدید مکرم عبدالمومن صاحب کو حسنات دارین سے نوازے اور جماعت کو بیش از بیش خدمات کے اعزاز سے مشرف فرماتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

کارڈ آنے پر مفت

مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ اشاعت خالد میں حصہ لیتے ہوئے اور مسابقت الی الخیرات کے طور پر پاکستان کی مختلف احمدیہ لائبریریوں کے نام دس رسائل جاری کرانا چاہتی ہے۔ ایسی جماعتیں جہاں "خالد" نہ آتا ہو اور وہ خالد جاری کرانا چاہیں تو خاکسار کو ایک کارڈ ارسال فرما دیں۔ مجلس نواب شاہ رسالہ جاری کرا دے گی۔ محترم صدر صاحب جماعت / قائد صاحب مجلس یا مربی صاحب حلقہ کی طرف سے یہ کارڈ آنا چاہیئے۔ پہلے آنے والے دس خطوط کے پتوں پر انشاء اللہ خالد جاری ہو گا۔

(منور احمد قائد مجلس نواب شاہ۔ نیشنل آئل موہنی بازار۔ نواب شاہ)

اعلان گمشدگی

خاک رکی کالے رنگ کی نظر کی عینک اپنے مکان سے دفتر جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو ازراہ مہربانی خاک رکو درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(عطاء اللہ نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مجلس مذاکرہ

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ شمالی چھاؤنی قیادت دارالذکر کے زیر اہتمام ۱۰ مارچ ۸۱ء کو ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں ۵۵ سے زائد غیر از جماعت دوستوں نے شمولیت فرمائی اور اپنے سوالات کے جوابات چاہے۔ اس بابرکت محفل میں دوستوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات محترم مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے دیئے اور اپنا مؤقف بیان فرمایا۔ شامل ہونے والے دوستوں نے بڑا نیک اور اچھا اثر لیا اور بڑی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔

آخر پر آنے والے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور اس طرح یہ برکتوں سے معمور مجلس برخواست ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو حق شناخت کرنے اور اسے قبول کرنے کی توفیق اور جرأت دے۔ آمین

(محمود احمد سلیم زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ صدر شمالی چھاؤنی لاہور)

دعائے مغفرت

میری لڑکی عزیزہ امۃ المجید مورخہ ۲۰ مارچ بروز جمعۃ المبارک میو ہسپتال لاہور میں پونے پانچ بجے شام اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی جناب میں حاضر ہو گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

عزیزہ بہت نیک سیرت قوم اور ملک کی خدمت کرنے والی اور دینی غیرت رکھنے والی خاتون تھی۔

جنازہ اسی روز ساڑھے نو بجے رات ایمبولینس پر ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۲۱ مارچ کو مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ چار بجے شام مسجد مہدی کے قریب میدان میں پڑھائی۔ عزیزہ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی۔ اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزہ کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں جگہ پانے کی دعا فرمائیں اور خاک رکی حالت بوجہ غم کے قابل رحم ہے۔ مجھے مکمل صبر و سکون ملنے کی بھی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

میاں عبدالسلام زرگر۔ پاک گولڈ سمتھ گولبازار ربوہ

سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

شہر اور دیہات کی سیکرٹریان ناصرات اپنے یہاں کی تحریری امتحان دینے والی بچیوں کی الگ الگ تینوں معیاروں کی تعداد سے جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ کو مطلع کریں تاکہ اس کے مطابق ان کو مناسب وقت پر اتنے ہی پرچے بھیجے جا سکیں۔ امتحان ۲۹ مئی بروز جمعہ ہو گا۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ اپریل میں مطالعہ کے لئے کتاب "قرآنی انوار" مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب مرکز سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۶۴۶ :-

میں امین حسین بی ایس سی ولد حسن سوارنو صاحب پیشہ ٹیچر عمر ۳۵ سال بعوث ۱۹۶۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم جون ۸۰ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- امین حسین B.S.C
ولد حسن سوارنو انڈونیشیا۔
گواہ شد :- ڈاکٹر الیاس۔
گواہ شد :- Agus Hidan
Yatsamp - انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۶۴۷ :-

میں احمد ولد ہارچنگ اسٹیمان پیشہ معلم عمر ۳۱ سال بعوث ۱۹۶۹ء ساکن Kolonel تہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۴,۶۴۵ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- احمد ولد ہارچنگ
اسٹی مالی انڈونیشیا۔
گواہ شد :- ڈاکٹر الیاس
انڈونیشیا۔
گواہ شد - JR MUNADI
- PUR WOKERTO

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے دوسرے دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم چوہدری نور احمد خان صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(شمس الدین - لاہور)

۲- مکرم شریف احمد صاحب علوی مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور کی اہلیہ محترمہ سخت بیمار ہیں۔ وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں ۲۴ مارچ سے داخل ہیں۔ ڈاکٹر صاحبان کا مشورہ ہے کہ ابھی ایک ماہ اور ہسپتال میں رہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امداد الرحمٰن شاہد مربی سلسلہ گلگشت کالونی ملتان)

۳- خاکسار کو بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(وسیم احمد قریشی فضل عمر پرنٹنگ پریس راولپنڈی)

۴- میرے والد محترم چوہدری سید احمد ساکن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ تین چار سال سے چنبل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ سے فرق نہیں پڑا۔ تکلیف روز بروز زیادہ ہو رہی ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز اگر کسی دوست کو چنبل کے علاج کا علم ہو تو مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(رفیق احمد گھمن کوٹ کرم بخش ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۵- برادرم مسعود احمد صاحب خورشید سنوری کراچی ان دنوں بیمار ہیں نیز ان کی بڑی بہو (اہلیہ عزیزم حمید احمد) بھی بیمار ہے۔ ہر دو کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری ربوہ)

۶- برادرم مکرم مولوی عبدالحق صاحب چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گلا کی تکلیف کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد صادق چیپ سائیکل سٹور رحمت بازار ربوہ)

۷- خاک راستقلال ملازمت کے لئے احباب کرام سے دعا کا ملتجی ہے۔

(عطاء اللہ مہر فزیوتھراپسٹ نشتر ہسپتال ملتان)

۸- میرے بھتیجے کی ٹانگ چھت پر سے گرنے کے نتیجہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد مکمل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(افتخار احمد محمود بی ڈی۔ ہال روڈ لاہور)

میں مدت پیشاب کے عارضہ سے بیمار ہوا۔ ایک حکیم کے علاج کے نتیجہ میں یہ تکلیف تو دور ہو گئی لیکن کثرت پیشاب کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ اب سو سو بار دن میں پیشاب آتا ہے۔ احباب میری کامل و عاجل صحت کیلئے دعا بھی فرمائیں اور کسی دوست کو بغرض آپریشن علاج معلوم ہو تو وہ ذیل کے پتہ پر مجھے آگاہ فرمائیں۔ (محمد عبدالحق مجاہد امرتسری مکان نمبر ۱۷ گلی ۱۷ گنج مغلپورہ لاہور ۱۵)

خدمت کی راہوں پر
رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ | ربوہ
چوک گھنٹہ گھر | بالمقابل ایوان محمود
کراچی ۹۲۹/۲ طارق روڈ

اکسیر گلٹی پلستان (دودھیل جانوروں کیلئے)
ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۲۱/- روپے
تفصیلات کیلئے
کیور ٹو ویٹرنری گائیڈ
ملاحظہ فرمائیں
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ناظم آباد - کراچی ریڈ آفس ربوہ
فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ - بقیہ صفحہ اوّل

کو اس کے لئے مخصوص کر دوں۔ اور خدا کے ہر حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے دائرہ استعداد میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاؤں۔ اور اس کے لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مقام حاصل کیا۔ دنیا میں وہ مقام اور کسی کو نہیں مل سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ان آیات میں یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ ہر مخلص مسلم کو یہ اعلان کرنا چاہیئے کہ میں اللہ کی عبادت کو خالص اسی کے لئے کر دوں گا۔ اور اگر (خدانخواستہ) میں اس راہ کو چھوڑ دوں۔ یا کسی اور راہ کی تلاش میں گامزن ہو جاؤں۔ تو وہ راہ خدا کی طرف لے جانے والی نہیں ہوگی۔ اور اگر میں ایسا کروں تو اللہ تعالےٰ مجھے ایک بڑے دن کے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اعلان کرو کہ اگر تیری طاقتیں مجھے اسلام سے پرے ہٹانے کے لئے سارا زور بھی لگا دیں۔ تب بھی اسلام کا جو راستہ جو ہدایت اور جو تعلیم ہے۔ اور اس صورت میں اللہ کا جو عظیم احسان ہمارے اوپر ہے۔ اس راہ سے کسی خوف یا کسی ڈر یا کسی لالچ سے ادھر اُدھر نہیں جاؤں گا۔ اور اسلام پر مضبوطی سے قائم رہوں گا اور اللہ کی اطاعت صرف اسی کے لئے خالص کرتا ہوا کروں گا۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

کا اعلان کر کے بتایا کہ اب دین اسلام کامل ہو گیا اور یہ اس لئے نہیں کہ کسی کو مشکل میں ڈالے بلکہ اس لئے کہ بندوں پر خدا کی نعمتوں کی انتہاء ہو جائے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں تم سے راضی ہوں گا۔ حضور نے اس آیت قرآنی

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ ....الخ

کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ یہ کہتا ہے کہ ساری دنیا کو پکار کے یہ کہہ دو کہ اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے میں اللہ کی عبادت اس سے ڈرتے ہوئے کرتا رہوں گا باقی رہے تم۔ تو تم اللہ کے سوا جس کی چاہے عبادت کرو۔ میں مکلف نہیں ہوں کہ تم کو زبردستی کسی بات پر مجبور کروں۔ جس طرح دنیا کی کوئی طاقت مجھے برائی کی طرف زبردستی نہیں لے جا سکتی۔ اسی طرح وہ شخص جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جوتی میں اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اس راہ کو کسی صورت میں نہیں چھوڑوں گا جس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش پا ثبت ہیں۔ تم جو کرو جس کی عبادت چاہے کرو۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ تم ایسا کر کے پوری طرح گھاٹے میں پڑنے والے ہو گے اس لئے کہ اس سے زیادہ کسی انسان کو کوئی گھاٹا نہیں ہو سکتا کہ وہ خدا سے دور ہو جائے۔

حضور نے فرمایا کہ دین تو اب ایک ہی رہ گیا ہے جسے اللہ نے اسلام کہہ کر پکارا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دین نہیں کوئی ایسی ہدایت نہیں جو اسلام کے متضاد ہو۔ اور وہ اللہ کی راہوں کی طرف لے جا سکے۔

اللہ تعالےٰ اپنی کامل اور آخری کتاب قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

خدا تعالےٰ ہمیں اس کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین

حضور ایدہ اللہ آج بھی حسب معمول نماز جمعہ پڑھانے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے مسجد اقصےٰ میں غربی سمت سے تشریف لائے حضور نے محراب میں داخل ہوتے ہی محراب میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو مخاطب کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد حضور ڈائس پر تشریف لائے اور معمول کے مطابق مائیک پر آ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے ساتھ ہی موذن نے اذان شروع کر دی۔ اور اذان کے اختتام پر حضور نے اذان کے بعد پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ التَّامَّۃِ ...الخ

پڑھی۔ اور اس کے چند ابتدائی الفاظ زیر لب قدرے بلند آواز میں ادا کئے۔ اذان کے دوران حضور ڈائس پر کھڑے رہے اور اس کے بعد تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ ختم کرنے کے بعد اور عربی مسنونہ خطبہ تلاوت کرنے سے پہلے چند لمحے کھڑے کھڑے توقف فرمایا۔ اور اس کے بعد عربی خطبہ مسنونہ تلاوت فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیل میں حسب معمول احباب کو نماز کی ادائیگی کے لئے صفیں درست کرنے کا حکم دیا اور چند لمحے تک یہ دیکھ لینے کے بعد کہ صفیں مناسب طور پر درست ہو گئی ہیں۔ حضور ڈائس سے نیچے تشریف لے آئے اور نماز جمعہ کی امامت کی۔ نماز کی اقامت محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے کہی۔ فرضوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے قدرے بلند آواز میں حسب معمول ۱۱ دفعہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد فرمایا۔ احباب نے حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ دہرائے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرماتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم تا ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء اس مد میں صرف ۵۰ - ۲۴۶۸ جمع ہوئے جو بہت کم ہے۔ مہمان خانہ کا صحن پکا ہوتا ہے۔ اور بھی بہت ضروری کام ہیں جس سے آنے والی اور ٹھہرنے والی بہنوں کو سہولت اور آرام ہو کر دلاتے ہیں۔ اس لئے لجنات کو چاہیئے کہ اس چندہ کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ حصہ لیں۔ تا ان کے نام ہمیشہ بطور یادگار قائم رہیں۔ اور مہمان خانہ میں ٹھہرنے والیاں ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دیگوں کے لئے عطایا کے سلسلہ میں ضروری اعلان

مخلصین جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت ضیافت کی دیگوں کی ضرورت پورا کرنے کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد (مطبوعہ الفضل مورخہ ۲/۸۱ ۱۲) کی تعمیل میں جو احباب اپنے عطایا بصورت نقدی، بینک ڈرافٹ، چیکس، بنک سلپس وغیرہ ارسال فرمائیں۔ وہ مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو امانت جلسہ سالانہ ب ۴۲۳۴ - ۱۰۶۰ میں جمع کرانے کے لئے بھجوائے جائیں۔ اور خاکسار کو بھی مطلع فرمایا جائے۔

(ناظر ضیافت)

جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے

بہترین۔ با اعتماد اور محنتی ادارہ جس کا نصب العین دیانت، خدمت اور شرافت ہے۔ وہ احباب جو ان خوبیوں کو پسند کرتے ہوں ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں۔

راجپوت پراپرٹی ڈیلر
فضل مارکیٹ
گول بازار ربوہ

مکان برائے فروخت

جلسہ گاہ مسجد اقصےٰ کے بالکل نزدیک ۱۰ مرلہ رقبہ میں ڈبل سٹوری۔ مکان جس میں بجلی پانی اور سوئی گیس کی سہولت موجود ہے۔ ضرورت مند احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴